Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :۔ الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

فی پرچہ ۱ر

۱۵ رجب سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۶ | ۱۱ شہادت ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ماہ شہادت (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۹ ماہ شہادت۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج ۹۹ ڈگری تک بخار رہا۔ دل کی حالت بفضلہ اچھی ہے۔ مگر دانت کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

۹ اپریل کو صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دختر عطا فرمائی۔ یہ بچی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو

سیکورٹی پرنٹنگ پریس کا افتتاح

کراچی ۱۰ اپریل۔ گورنر جنرل نے آج پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کا افتتاح فرمایا۔ اس پریس میں کرنسی نوٹ ڈاک کے ٹکٹ اور دیگر سرکاری دستاویزات تیار ہوا کریں گی۔ گورنر جنرل نے افتتاحی تقریر میں کہا۔ یہ پریس ملک کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اسکی بدولت ہم اپنے کرنسی نوٹ اور دیگر ضروریات کے لئے بیرونی ممالک کے محتاج نہیں رہے۔

سنہ ۵۱ میں رشوت ستانی کے ۱۵۲ کیس پکڑے گئے

لاہور ۱۰ اپریل۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سنہ ۵۱ میں محکمہ انسداد رشوت ستانی نے ۱۵۲ معاملات میں کارروائی کی۔ پچھلے سال میں اس کے مقابلے میں ۱۴۸ معاملات تھے۔ ۱۵۲ میں سے ۶۳ معاملات کے سلسلے میں عدالتوں میں مقدمات چلائے گئے۔ ۵۲ کے لئے محکمانہ کارروائی کی سفارش کی گئی۔ ۱۴ کی اطلاع متعلقہ محکموں کو ضروری کارروائی کے لئے پہنچائی گئی۔ ۶۳ معاملات میں سے جنہیں عدالتوں تک پہنچایا گیا تھا۔ گیارہ آدمیوں کو سزا ہوئی۔ پانچ کو نوکری سے الگ کیا گیا۔

ممالک اسلامیہ کے سکے پاکستان میں تیار کئے جائیں

لاہور ۱۰ اپریل۔ پاکستان منٹ کے ملازمین کی انجمن نے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ (۱) مختلف ملازمین کے الاؤنس میں اضافہ کیا جائے (۲) پاکستان کے جو سکے انگلستان میں تیار کئے جاتے ہیں۔ وہ پاکستان میں تیار کروائے جائیں۔ (۳) ممالک اسلامیہ کے سکے پاکستان ٹکسال میں بنوانے کی کوشش کی جائے۔

مجلس دستور ساز نے پاکستان کی سرکاری زبان کے مسئلہ پر غور و خوض ملتوی کر دیا

کراچی ۱۰ اپریل۔ آج مجلس دستور ساز میں زبان کے مسئلہ پر بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس مسئلہ کا قطعی فیصلہ سر دست کسی آئندہ اجلاس پر ملتوی کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ پیرزادہ عبد الستار کی تجویز پر کیا گیا۔ جو ۱۲ کے مقابل پر ۴۴ کی اکثریت سے منظور ہوئی۔ متعدد بنگالی ارکان نے اردو کے ساتھ ساتھ بنگلہ کو بھی سرکاری زبان قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دے رکھا تھا۔ علاوہ ازیں مسٹر گردر اور معظم حسین لال میاں نے عربی زبان کو پاکستان کی سرکاری زبان بنانے کی قرارداد بھی پیش کر رکھی تھی۔ مگر صاحب صدر نے فیصلہ کیا۔ کہ ایک وقت میں ایک ہی قرارداد پیش کی جا سکتی ہے۔ غیر مسلم رکن مسٹر راج کمار چکرورتی نے زبان کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ پاکستان میں متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس لئے ایک سے زیادہ زبانوں کو سرکاری زبان کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ، کینیڈا اور روس میں ایسا ہی کیا گیا ہے۔ مسٹر سرلش چندر چٹوپادھیا نے اس امر کی تردید کی۔ ڈھاکہ میں زبان کے مسئلہ پر ایجیٹیشن میں ہندوؤں کا ہاتھ تھا۔ آپ نے کہا۔ جب تک اس مسئلہ کے متعلق حتمی فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ مشرقی بنگال میں زبان کے مسئلہ پر ایجیٹیشن جاری رہے گی۔ مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے اس مسئلہ کو ملتوی کرنے کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ مزید مہلت یقیناً مفید رہے گی۔ آپ نے حزب مخالف کی اشتعال انگیز تقریروں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں تنبیہ کی۔ کہ انہیں پھوٹ ڈالنے کی پالیسی ترک کر دینی چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ میں وہی اسی قرارداد پر قائم ہوں جو میں نے بنگال اسمبلی میں پیش کی تھی۔ لیکن اس مسئلہ پر التوا اس قرارداد کے منافی نہیں ہے۔

ایسا ماحول پیدا کیجئے جس میں زبان کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جا سکے

ملک کے اخبار نویسوں سے وزیر اعظم پاکستان کا خطاب

کراچی ۱۰ اپریل۔ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں ملک بھر کے اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ زبان کے مسئلہ کے متعلق ہمیں ہرگز جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ حب الوطنی اور تدبر کا تقاضا ہے۔ کہ ہم ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جس میں اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جا سکے اور پھر متفقہ طور پر کوئی فیصلہ کر سکیں۔

آپ نے ملک کے اخبارات سے اپیل کی۔ کہ وہ اس سلسلے میں ان کی مدد کریں۔ تاکہ ہم اس مسئلہ کو تسلی بخش طور پر حل کر سکیں۔

برطانیہ میں ایک لاکھ مزدور بیکار ہو گئے

لنڈن ۱۰ اپریل۔ برطانیہ میں کپڑے کی قیمتیں گرنے کی وجہ سے عام کساد بازاری رونما ہو گئی ہے۔ لنکاشائر کے کارخانوں میں ایک لاکھ مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مزید چھ ہزار مزدور بھی عنقریب بے کار ہو جائیں گے۔

مدراس ۱۰ اپریل۔ آج مدراس کی نئی وزارت نے مسٹر راجگوپال اچاریہ کی قیادت میں حلف وفاداری اٹھایا۔ نئی وزارت پندرہ وزراء پر مشتمل ہوگی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت ابھی تشویشناک ہے

احباب اپنی دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۰ اپریل مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کو نسبتاً رات اور صبح آرام رہا۔ حرارت بھی کم رہی۔ لیکن اب حرارت پھر زیادہ ہو رہی ہے۔ ساتھ ہی نبض کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ عام حالت قریباً بدستور ہے۔ اور ابھی حال تشویشناک ہے۔ (۱۰ بج کر ۱۵ منٹ دوپہر)

تار کے انگریزی الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

Hazrat Ammanjan passed comparatively quiet night and morning. temperature also lower. But temprature again rising now with rapid pulse and respiration general condition about same and still causing anxiety.

احباب انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

رسول میں بجلی کے سب سے بڑے منصوبے یعنی رسول پراجیکٹ کا افتتاح

رسول ۱۰ اپریل۔ آج تیسرے پہر میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملک میں پن بجلی کے سب سے بڑے منصوبہ یعنی رسول پراجیکٹ کا افتتاح کیا۔ یہ منصوبہ ۶ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ اور اس پر ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ خرچ ہوا۔ اس کے ذریعہ صوبہ کی اقتصادی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ اس بجلی گھر کے ذریعہ ۲۲ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ گیارہ گیارہ ہزار کے دو جنریٹر نصب کئے گئے ہیں۔ ایک اور جنریٹر کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جو مزید پانی کی بہم رسانی کے بعد نصب کیا جائیگا۔ صوبہ کے وزیر اعلیٰ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس بجلی گھر کے افتتاح سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہماری تمناؤں کی تکمیل ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ تو ہماری آئندہ ترقی کے لئے ایک زینہ ہے۔ صنعت و حرفت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہم ترقی یافتہ صنعت و حرفت ہمیشہ بجلی ہی کی مرہون منت ہوا کرتی ہے ... کوشش کرنی چاہیئے کہ ملک میں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ سکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

انڈونیشیا کی جماعتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص بیداری

دو لاکھ ساٹھ ہزار کے وعدے

جماعت ہائے پاکستان کیلئے ایک سبق

—— رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ——

اللہ تعالےٰ کے فضل سے انڈونیشیا کی جماعتوں میں خاص بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اس سال کے عام چندوں کا بجٹ ان کی طرف سے ایک لاکھ اسی ہزار کا آچکا ہے۔ اب انہوں نے تار دی ہے کہ اسی ہزار کے وعدے تحریک جدید کے ہو چکے ہیں۔ اور ابھی سات جماعتوں کے وعدے باقی ہیں۔ وہ بعد میں آئیں گے۔ گویا کل وعدے اس وقت تک دو لاکھ ساٹھ ہزار کے ہو چکے ہیں۔ امید ہے یہ رقم تین لاکھ تک پہونچ جائے گی۔ جماعت ہائے پاکستان کے لئے یہ ایک سبق اور عبرت ہے۔ اتنی دور کی جماعتوں میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے۔ جسے دیکھ کر پاکستان کے دوستوں کو اخلاص میں اور ترقی کرنی چاہیئے انڈونیشین جماعتوں کے علاوہ مغربی افریقہ کے تینوں ملکوں کے چندے سال میں پونے دو لاکھ کے قریب کے ہوئے ہیں۔ اور مشرقی افریقہ کا چندہ قریباً ایک لاکھ شلنگ سے زائد کا ہوتا ہے۔ اور امریکہ کا چندہ قریباً ایک لاکھ روپیہ کا ہو جاتا ہے اور عرب ممالک کے چندے کم سے کم مبلغین کے اخراجات برداشت کرنے لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ احمدیت کے مبلغوں کے کاموں اور نتائج میں برکت دے۔ احباب تمام بیرونی جماعتوں اور وہاں کام کرنے والے مبلغوں کے لئے خاص طور پر دُعا کریں کہ

اللہ تعالےٰ ان نہتے سپاہیوں کی مدد کرے۔ اور ان کے ہاتھ پر اسلام اور احمدیت کو فتح عظیم اور کامل بخشے۔ اور جلد سے جلد بخشے۔

خاکسار:- (مرزا محمود احمد)

بار ایسوسی ایشن لائلپور کے ممبران کی ربوہ میں آمد

آج مورخہ ۶ اپریل ۱۹۵۲ء بروز اتوار لائل پور بار ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل وکلاء صاحبان میجر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ اور قریشی محمود احمد صاحب وکیل کی معیت میں تشریف لائے۔

(۱) چوہدری غلام حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ (۲) چوہدری محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ
(۳) چوہدری محمد شریف صاحب رندھاوا ایڈووکیٹ۔ (۴) رانا محمد نواز صاحب ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری مسلم لیگ لائل پور
(۵) " محمد صدیق صاحب وکیل (۶) چوہدری فائق احمد صاحب وکیل
(۷) شیخ عبدالحی صاحب وکیل

معزز مہمانوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قریباً نصف گھنٹہ شرف ملاقات بخشا ملاقات کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلےٰ اور چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب وکیل قانون نے مختلف ادارے دکھلائے۔ یہ احباب جامعۃ المبشرین بھی تشریف لے گئے۔ اور مختلف اساتذہ سے سوالات دریافت فرمائے۔ مرزا محمد یعقوب واقف زندگی عا کارکن وکالت علیا ربوہ

درخواست ہائے دُعا

میرا بچہ عزیز عبد الوہاب گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف۔ایس۔سی (میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی اعلیٰ درجہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمٰن حکیم سابق مبلغ افریقہ (۲) میرا [illegible] بہ بخار و اسہال بیمار ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد القادر ڈرگ روڈ کراچی (۳) میرے لڑکے کو بعض محکمانہ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب اس کی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ رحمت اللہ مگھیانہ جھنگ

جامعۃ المبشرین کی عمارت کیلئے عطیہ جات

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے عطیہ جات کم از کم تیس ہزار روپے تک وصول کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ حضور کا ارشاد ریزولیوشن $\frac{598}{27.3.52}$ د مجلس تحریک جدید ریکارڈ ہو چکا ہے۔ تمام احباب اور جماعتوں کے عہدہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جامعۃ المبشرین کے طلباء و اساتذہ و دیگر نمائندگان عطیہ جات وصول کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ احباب دل کھول کر اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکالت تعلیم ربوہ)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کیلئے صدقہ و دعا

ڈیرہ غازی خان

مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد قائد انصار اللہ کی طرف سے حضرت ام المومنین کے بارے میں تار موصول ہونے پر فوراً جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے انصار اور خدام مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ اجتماعی دعا کی گئی۔ نیز ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرکے غربا میں گوشت تقسیم کرایا گیا۔ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خاکسار۔ عبد الرحمٰن بشر سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان

مگھیانہ

کل مورخہ $\frac{۴}{۵۲}$ ۸ کو حضرت ام المومنین کی صحت کے متعلق تشویشناک تار موصول ہونے پر احباب جماعت احمدیہ مگھیانہ نے بعد نماز مغرب ایک لمبی اجتماعی دعا کی۔ اور ایک بکرا ذبح کرکے غربا میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالےٰ اس مبارک وجود کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے آمین۔ چوہدری عبد الغنی امیر جماعت احمدیہ مگھیانہ

ملتان شہر

مورخہ $\frac{۴}{۵۲}$ ۸ کو مغرب کی نماز میں حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور مورخہ $\frac{۴}{۵۲}$ ۹ کو صبح کے وقت ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اور غربا میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ محمد سعید زعیم مجلس انصار اللہ ملتان شہر

اظہار شکریہ

میرے بچے عزیز احمد بعمر ۱۴ سال کی وفات پر جو کہ گاڑی کی زد میں آکر فوت ہوئے ہیں بجنہ اماء اللہ و انجمن ہائے احمدیہ کے علاوہ بہت سے دوستوں نے میرے اور والدہ عزیز احمد کے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ ہم ان کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر دیوے اور بچے کو اپنے قرب میں جگہ دے آمین۔ بچہ آٹھویں جماعت کے امتحان کے لئے گوجرانوالہ جا رہا تھا کہ گاڑی کی زد میں آکر فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مہاشہ محمد عمر راہ والی گوجرانوالہ

اعلان

سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے اپنے مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا بھی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔

چیئرمین سندھ ویجی ٹیبل آئیلز اینڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۲ء

نمونے کا اعادہ

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا بغور اور خالی الذہن ہو کر نیک نیتی سے مطالعہ کرتا ہے۔ جان لیتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حلول و نزول دونوں میں سے کسی کے قائل نہیں ہیں۔ مثلاً آپ کے نزدیک جو حضرت عیسے علیہ السلام پیلاطوس رومی کے وقت میں نبی اللہ تھے۔ اور جن کو یہودیوں کی ضد کی وجہ سے صلیب پر چڑھایا گیا۔ مگر وہ ایک نیک سازش کی وجہ سے صلیب پر وفات پانے سے بچ گئے۔ اور ایک حدیث نبوی کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ وفات پا کر اللہ کی طرف رفع کر گئے ہیں اور اب دنیا میں نہ تو وہ بجسد عنصری آئیں گے اور نہ صرف ان کی روح اس مادی دنیا میں واپس آسکتی ہے، جو کسی جسم میں حلول کریگی۔

آپ کا یہ اعتقاد قرآن کریم کے اس اصول پر مبنی ہے کہ جو شخص زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ وہ زمین پر مرتا ہے۔ اور دوبارہ زندہ ہو کر واپس نہیں آسکتا۔ خواہ یہ عود روحاً مانا جائے۔ اور خواہ بجسد عنصری۔ البتہ آپ کا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ اللہ تعالٰے کسی دیگر شخص کو ان صفات اور نمونہ پر پیدا کر سکتا ہے۔ تاکہ لوگ اپنے اپنے وقت پر اپنے ارتقائے حیات میں اس نمونہ سے ہدایت پائیں

ایک نبی اللہ کی زندگی اپنی قوم کے لئے ایک آئیڈیل یا اسوۂ حسنہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالٰے نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ لیکن آپ تمام دیگر انسانوں کی طرح اپنی مادی حیات کا عرصہ ختم کر کے اپنے رفیق اعلٰے سے جا ملے ہیں۔ اب قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں آپ کے اسوۂ حسنہ کے خدوخال ضرور ملتے ہیں۔ بیشک یہ حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک حقیقت تھے جو اس دنیا میں تشریف لائے آپ پر اللہ تعالےٰ کا کلام قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوا اور آپ نے اس شریعت پر جو قرآن کریم میں اتاری گئی ہے اپنی زندگی میں عمل کیا۔ اس کا ثبوت جیسا کہ عرض کیا ہے۔ خود خدا تعالےٰ کے کلام سے اور احادیث صحیحہ سے ملتا ہے، مگر اس شہادت اور ان آثار کے باوجود جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ملتے ہیں ایک چیز ایسی ہے جو آج ہم کو نصیب نہیں۔ بے شک آپ کے کردار کا بیان تو ملتا ہے مگر ہمارے سامنے وہ کردار اس طرح عمل میں آتا ہوا موجود نہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عین حیات میں آپ کے صحابہ کرامؓ کے سامنے موجود تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس بات کی کوئی قیمت ہے یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں کیا اسوۂ حسنہ کے اجزائے ترکیبی میں خود صاحب اسوہ حسنہ کا زندہ عمل کوئی ضروری جزو ہے یا نہیں۔ اگر آپ ذرا غور فرمائیں گے تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بات اسوہ حسنہ کے اجزا میں جزو اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔ تھیوری اور پریکٹس میں جو فرق ہے وہ واضح ہے۔ مثلاً آپ کسی سے کہیں کہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ نماز کو قائم کرو۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ فلاں حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تم بھی نماز قائم کرو۔ اب اس کے مقابلہ میں اس بات پر غور کیجئے کہ محمد رسول اللہ نے صحابہ کرامؓ کو اللہ پاک کا یہ حکم اقیموا الصلوٰۃ خود اپنی زبان پاک سے سنایا۔ اور پھر ان کے سامنے خود اس حکم خداوندی پر عمل کر کے نمونہ پیش کیا۔ ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ آپ کے سامع کے پاس صرف تھیوری ہے۔ اس کے سامنے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ عمل نہیں جس طرح صحابہ کرامؓ کے سامنے تھا۔ اس سے معلوم ہوگا کہ صحابہ کرامؓ اور آپ کے سامع کے تاثر میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا جزو اعظم خود آپ کا زندہ کردار تھا۔ جو آپ اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کر کے اپنے عین حیات میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے

یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد سنت کا درجہ ہے۔ سنت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دینی امور میں وہ عمل ہے جس کو صحابہ کرامؓ نے براہ راست آپ کے نمونہ سے سیکھا اور صحابہ کرامؓ سے تابعین نے اور تابعین سے تبع تابعین نے اور اس طرح تعامل کے ساتھ ہم تک پہونچا۔ بیشک اس تعامل یا سنت کی حد تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہم تک پہونچ گیا ہے۔ مگر کیا ایک آخری شخص جو تعامل کے ذریعہ یہ اسوۂ حسنہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے۔ جو خود صحابہ کرامؓ نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمل کرتے دیکھا۔ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زبانی قول کی نسبت تعامل زیادہ قابل یقین ہے۔ مگر اس کے باوجود کیا ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ موجود ہے۔ جس سے ہم یقین کے ساتھ یہ متحقق کر سکیں۔ کہ اس آخری شخص نے جو تعامل سے نمونہ پیش کیا ہے وہ بعینہٖ وہی ہے۔ جو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اگر انسان زبانی بات کی ترسیل میں مغالطہ کھا سکتا ہے تو کیا تعامل کی ترسیل میں مغالطے نہیں کھا سکتا؟

آج ہم دیکھتے ہیں کہ پوری نماز تو الگ رہی صرف رفع یدین کے معاملہ میں علما میں اتنا اختلاف ہے کہ ابھی تک صرف اسی کی وجہ سے مسجدوں میں خون خرابہ تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ تعامل کے اختلاف کی یہ ایک نہایت ہی سادہ مثال ہے۔ باوجودیکہ مختلف زبانوں میں اس ایک سادہ سی بات پر سینکڑوں مجلد علمائے اسلام نے لکھے مگر یہ مسئلہ ابھی تک طے ہونے نہیں پایا۔

اسی طرح سنت یا تعامل کی سینکڑوں اور مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن کے متعلق علمائے اسلام کے درمیان صدیوں سے تنازعات چلے آئے ہیں۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ سنت نبوی یا تعامل غیر ضروری چیز ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ سنت و تعامل جیسے یقینی امر میں بھی آج اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے جو سنت یا تعامل کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ہرگز صحت میں اس نمونہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جو خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کیا۔ اور جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

تعامل یا سنت کی ترسیل میں اسی بشری کوتاہی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

ہم نے ہی قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا یہاں خاص متکلمانہ انداز بیان اس شریعت کے متعلق جو اس نے اپنے خاص قانون نہ کہ محض تکوینی قانون کے ماتحت نازل فرمائی ہے صاف ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی خاص مشیئت سے قرآن کریم کی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح جس طرح اس نے اپنی خاص مشیئت کے ماتحت اسے نازل فرمایا ہے اس نص قرآنی سے وہ حدیث نبوی بھی صحیح ثابت ہوتی ہے۔ جو ہر صدی کے سر پر مجدد کی بعثت کے متعلق ہے۔ اور جس کو اکثر مجددین نے صحیح مان کر استدلال فرمایا ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے اس حدیث صحیحہ اور نص قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ کہ قانون تکوینی سے اسلام میں ایسے بندے کھڑے ہوتے رہینگے جو اپنے اپنے زمانہ میں تجدید و احیائے دین کرتے رہیں گے۔

ظاہر ہے کہ ایسے لوگ صرف لفظی تجدید و احیائے دین نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنے عملی نمونہ سے ایسا کریں گے۔ کیونکہ ان کا کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے متعلق نہ صرف زبانی روایات کی صحت کرنی ہے۔ بلکہ تعامل کے متعلق بھی فیصلہ کرنا ہے۔ جس میں امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ اختلافات رونما ہو جاتے ہیں۔ جو باعث فتنہ و فساد بنتے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ان کا نمونہ جس سے وہ تجدید احیائے دین کریں گے اپنی اپنی ضرورت اور وسعت کے مطابق حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا عکس ہی ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ مسلمہ طور پر کامل نمونہ ہے۔ اور کوئی عمل جو اسلامی کہلا سکتا ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ سے باہر نہیں ہو سکتا۔ اب صرف اس لحاظ سے نہ کہ حلول و نزول کے لحاظ سے ہم ایسے بندگان خدا کو ان کی وسعت عمل کی حد تک محمدؐ کا نام دے سکتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ امت محمدیہ میں اللہ تعالےٰ کی خاص مشیئت سے جو بندے متذکرہ بالا آیہ کریمہ حدیث نبویہ کے مطابق تجدید و احیائے دین کے لئے وقتاً فوقتاً کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اہلی اشارے سے اسی لحاظ سے اپنا نام محمدؐ بھی ظاہر کرتے رہے ہیں۔ علمائے حق کے نزدیک ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور اگر اس میں کوئی قباحت ہوتی تو محمدؐ کا نام رکھنا ہی ممنوع قرار دیا جاتا۔ کیونکہ جب ایک والد اپنے بیٹے کا نام محمدؐ رکھتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس میں حقیقتاً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی روح حلول کر آئی ہے۔ یا ہو بہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے بچہ میں وہ اوصاف ہوں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں تھے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اپنے بچہ کا نام محمدؐ رکھنا ہی عبث ٹھہرے۔

عرب کے بعض ممالک میں بعض والدین نے چوہدری ظفر اللہ خان کے نام پر اپنے بچوں کے نام ظفر اللہ رکھ لئے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ چوہدری صاحب کی روح ان بچوں میں حلول کر گئی ہے نہیں بلکہ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ان کے والدین خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے بچوں میں بھی وہی صفات پیدا ہوں جو چوہدری ظفر اللہ خان میں ہیں (باقی)

تعلیم الاسلام کالج کانووکیشن

مغربیت کو کچلنے کی کامیاب کوشش

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مغربیت کو کچلنا اور اسلامی تہذیب و تمدن رائج کرنا جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کے پروگرام میں داخل ہے۔ ہمارا ہر ادارہ اپنے ماحول میں اسلامی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گذشتہ دنوں مجھے تعلیم الاسلام کالج لاہور کا کانووکیشن دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نامساعد حالات اور ناموافق فضاء میں ہمارا کالج نہایت کامیاب طور پر اپنے اجتماعی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں پیش پیش ہے۔

پاکستان میں آجکل از سرنو اردو کو مرکزی زبان بنانے کے سلسلہ میں جدوجہد شروع ہو چکی ہے لیکن عملاً تعلیمی ادارے اردو کو اپنانے کی بجائے ابھی تک انگریزی کے دامن سے ہی وابستہ چلے آ رہے ہیں۔ وہی فرسودہ اصطلاحات اور وہی انگریزی کی محاورات اور وہی مغربی تمدن ہم پر مسلط چلا آ رہا ہے اور اردو کو مرکزی حیثیت دینے کے ہمارے دعاوی ہمارے عمل کے خلاف ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج ہی واحد ادارہ ہے۔ جس نے سب سے پہلے انگریزی کی اصطلاحوں اور رپورٹوں کی بجائے اپنے خیالات کو اردو کا جامہ پہنایا۔ مجھے ۱۹۵۰ء میں بھی کالج کانووکیشن دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس وقت یونیورسٹی کے اشراف بھی اب کی طرح کافی تعداد میں موجود تھے۔ انہوں نے ہمارے پرنسپل صاحب کی اس جدت کو بہت سراہا کہ آپ نے نہ صرف یہ کہ اپنی سالانہ رپورٹ اردو میں پیش کی بلکہ تقسیم اسناد کے متعلق انگریزی اصطلاحات کو خیرباد کہہ کر تمام کارروائی اردو میں کی۔ ۱۹۵۰ء کی کامیاب تقریب سے متاثر ہو کر افسران متعلقہ نے اس عندیہ کا اظہار کیا کہ وہ عنقریب یونیورسٹی کانووکیشن سے متعلقہ اصطلاحات کو اردو ہی میں ڈھالا کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد قانونی پیچیدگیوں پر غلبہ نہ پا سکے اور اب تک یونیورسٹی کانووکیشن انگریزی میں ہوتی رہی۔

جسٹس ڈاکٹر ایس۔اے رحمٰن وائس چانسلر جنہوں نے اب اس موقعہ پر جلسہ کی صدارت کی۔ یہ دیکھ کر حیران سے رہ گئے کہ تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد کی کارروائی اردو میں ہو رہی ہے اور وقت پر اس چیز کا علم نہ ہونے کی وجہ سے چونکہ وہ اپنا خطبہ صدارت انگریزی میں ہی لکھ لائے تھے۔ اس لئے اپنی تقریر کو معذرت کے ساتھ شروع کیا۔ اور پرنسپل صاحب کو مبارکباد دی کہ کانووکیشن کی کارروائی کو اردو میں منعقد کرنے کا سہرا اسی کالج کے سر ہے۔

مجھے جسٹس ایس۔اے رحمٰن صاحب کے ریمارکس سن کر خیال آیا کہ اگر سب تعلیمی ادارے جرأت سے کام لے کر اپنی مادری زبان کو رائج کرنا شروع کر دیں تو دنیا کہ ما اردو کو مرکزی زبان بنانے کی طرف ایک ٹھوس عملی قدم ہو گا۔

دوسری چیز جس کا اثر میری طبیعت پر نہایت خوشگوار پڑا وہ یہ ہے کہ دیگر احمدی اداروں کی طرح ناموافق فضا میں جہاں لوگ تالیاں پیٹنے کے عادی ہوتے ہیں تمام حاضرین نے انعام حاصل کرنے والوں کو اسلامی طریق پر داد دی۔ انعام لینے والوں نے انعام حاصل کرتے وقت جزاکم اللہ اور حاضرین نے تالیاں پیٹنے کی بجائے بارک اللہ کہا تالیاں پیٹنا غیر اسلامی اور مغربی طریقہ ہے۔ اور تالیاں بجانا حدیث میں عورتوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول میں اسلامی طریق و تمدن اختیار کریں۔ مغرب زدہ لاہور میں اسلامی تمدن کو رائج کرنا ہمارے کالج ہی کا حصہ ہے اور اس پر پرنسپل صاحب اور ان کا عملہ واقعی مبارکباد کا مستحق ہے اسلامی طرز تمدن کو رائج کرنے کی اس کوشش کو بعض غیر احمدی مہمانوں نے بھی سراہا۔۔۔ البتہ مجھے ہال میں اسی کیفیت میں بیٹھے بیٹھے یہ خیال ضرور آیا تھا کہ جسٹس ایس۔اے رحمٰن اور بعض دیگر معززین میں سے جن سے کالج ہال بھرا پڑا تھا۔ اگر کسی مہمان کو یہ علم نہ ہو کہ ہم اسلامی طرز زندگی کا احیاء کرنے کے مقصد کی خاطر تالیوں سے داد نہیں دیا کرتے تو ممکن ہے ان کے دل میں یہ خیال گذرے کہ یہ لوگ داد دینا ہی نہیں جانتے یا ان کو داد دینے کے موقع کا علم ہی نہیں۔ مثال کے طور پر صاحب صدر کے فاضلانہ خطبہ میں متعدد ایسے محل تھے۔ جہاں مروجہ طریق پر تالیاں بجا کر ہال کو گونجایا جا سکتا تھا اور ہمارا ایسا کرنے سے فاضل لیکچرار کو ہمارے متعلق غلط فہمی ہو سکتی تھی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے مسلک کی وضاحت کرتے رہا کریں۔ اور ہمارے علماء اور دیگر ذمہ دار احباب اسلامی تہذیب و تمدن کی فلاسفی پر مضامین لکھ کر غیر احمدی پبلک کو بھی اسلامی ماحول پیدا کرنے کی دعوت دیتے رہا کریں.....

ننگے سر رہنے سے پرہیز کرنا بھی ہمارے پروگرام میں داخل ہے ننگے سر رہنا آوارگی کی علامت ہے اور بلاوجہ ننگے سر ہونے سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ ویسے بھی یہ مغربیت کی تقلید ہے۔ اس لئے احمدیہ ادارے سر پر ٹوپی پہنے رکھنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تو اس بات پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ سر پر ٹوپی کا ہونا ہمارے طلباء کا ایک امتیازی نشان بن گیا ہے۔ چونکہ عام طور پر طلباء کو ننگے سر رہنے کی مرض ہے۔ جہاں کسی طالبعلم کے سر پر ٹوپی ہوئی جھٹ دیکھنے والوں نے کہہ دیا کہ یہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا طالبعلم ہے۔ یہ اور ایسے ہی دیگر تمدنی پہلوؤں پر ہمارا کالج بھی زور دے رہا ہے۔ اسلامی ملک ہوتے ہوئے غیر اسلامی ماحول اور تہذیب کا گرویدہ رہنا ہمارے لئے پسندیدہ نہیں اور موجودہ ماحول میں تعلیم الاسلام کالج کا اسلامی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہنا دریا کے بہاؤ کے خلاف تیرنے کے مترادف ہے۔ لیکن چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا تمدن صحیح اور درست ترین ہے۔ اس لئے اس کو رائج کرنے سے متعلقہ تمام رکاوٹیں ہمارے سامنے نہ ہونے کے برابر ہیں انشاءاللہ وہ وقت آئے گا کہ آہستہ آہستہ تمام ادارے ہمارے ہی مسلک پر کاربند ہوں گے۔۔۔

جس وقار۔ سنجیدگی اور ترتیب سے جلسہ زیر نظر کی کارروائی عمل میں آئی اور جس ہم آہنگی اور تعاون سے متعلقہ دوستوں نے اس تقریب کو مؤثر اور کامیاب بنایا اس پر کالج کا عملہ مبارکباد کا مستحق ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم سے واقف کرانے کا اہتمام کرتے رہنا واقعی ایک قابلِ قدر خدمت ہے۔

عادتیں بچپن میں پیدا ہوتی ہیں

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ اچھی عادتیں بچپن ہی سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ بخاری شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چھ سات سال کے بچے کو نماز کی تلقین کی جائے۔ اور اگر دس سال کا نہ پڑھے تو مارنے کی اجازت ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اچھی عادت مار کر بھی پیدا کرنی چاہئے۔ جو لوگ اپنے بچوں کی اصلاح بچپن میں نہیں کرتے بڑے ہو کر ان کے بچے کبھی اصلاح پذیر نہیں ہوتے۔ جیسا کہ قول ہے

خشت اول چون نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اور جب کوئی عادت راسخ ہو جائے تو پھر اس کا چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ بیان کرے کہ فلاں پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل کر فلاں جگہ پہنچ گیا ہے تو اس کی تصدیق کی جائے اور خیال کیا جائے کہ ایسا ممکن ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ بیان کرے کہ فلاں شخص نے اپنی عادت کو ترک کر دیا ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو گویا یہ امر پہاڑ ٹل جانے سے بھی مشکل ہے۔ فارسی میں مثل ہے

جبل گردد۔ جبلت نگردد

اسی مشکل کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کو یقین اور محبت اور اس کی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر آ گئے ہیں انہیں کے لئے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا انہیں کے لئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳)

چاہیئے کہ احباب جماعت خدا کیلئے اپنی عادتیں پھاڑیں۔ اور نیکی کی طرف قدم اٹھائیں پھر دیکھیں کہ خدا تعالےٰ کس طرح مہربانی سے پیش آتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ماہوار تبلیغی رپورٹیں

جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجنے میں بہت سست روی سے کام لیا جا رہا ہے جو پسندیدہ نہیں۔ جملہ صدران کرام مہربانی فرما کر اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور سیکرٹریان تبلیغ کو احساس کرائیں کہ تبلیغی رپورٹ کا ہر ماہ کے پہلے عشرہ میں نظارت ہذا میں پہنچنا ضروری ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میری بچی ثانیہ فہیمہ جو بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار تھی احباب کی متواتر دعاؤں سے صحت یاب ہو گئی ہے۔ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوا مزید ملتمس ہوں کہ بچی کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں

عبدالحق مولوی فاضل
از رتن باغ لاہور

فرقہ مہدویہ کے عقاید

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

پاکستان کے قیام سے قبل ایک مرتبہ خاکسار کو بسلسلۂ تبلیغ ریاست حیدر آباد دکن جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں دوران قیام میں خاکسار نے اپنی جماعت کے ایک معزز دکنی جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر کی لائبریری سے بعض کتب کا مطالعہ کیا۔ ان میں سے ایک کتاب "ختم الھدیٰ سبل السّواء" نام کی بھی تھی۔ جو فرقہ مہدویہ کے ایک عالم سید شاہ محمدؐ صاحب کی تصنیف تھی۔ اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت، جہاد اور کفر و اسلام وغیرہ پر ایسے رنگ میں روشنی ڈالی گئی تھی جو احمدیہ نقطۂ نگاہ کے بہت قریب تھی خاکسار نے اس کتاب سے بعض ضروری حوالہ جات نوٹ کرلئے۔ جو ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک واقعہ

میں "ختم الھدیٰ سبل السّواء" کے حوالہ جات پیش کرنے سے قبل ایک واقعہ کا ذکر کردینا بھی مناسب خیال کرتا ہوں۔ خاکسار کے حیدر آباد کے قیام کے دوران میں ایک دن وہاں فاضل ملت جناب نواب بہادر یار جنگ نے ایک پبلک جلسہ میں "کمیونزم اور اسلام" کے موضوع پر بہت سلجھی ہوئی اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ اس تقریر کی بنیاد ہی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تصانیف "سیر روحانی" اور "انقلاب حقیقی" وغیرہ سے بھی استفادہ [illegible] کیا ہوا تھا۔ جس کا نواب صاحب نے ہم سے دوران ملاقات میں اظہار بھی کیا تھا۔ اس تقریر کے دوسرے دن مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ، مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ۔ مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ سیٹھ محمد اعظم صاحب سیٹھ معین الدین صاحب اور خاکسار نواب بہادر یار جنگ صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوکر ان سے ملاقاتی ہوئے۔ نواب صاحب موصوف بہت تپاک سے ملے دوران گفتگو میں احمدیت کا تذکرہ بھی آگیا۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ میں احمدیت کا مداح ہوں۔ اور احمدیوں کے کاموں سے بھی بہت متأثر ہوں۔ البتہ مجھے مسئلہ نبوت سے شدید اختلاف ہے اگر احمدیت میں یہ مسئلہ نہ ہوتا تو بہت اچھا ہوتا مجھے علم تھا نواب صاحب مکرم فرقہ مہدویہ کے ایک معزز رکن ہیں۔ نیز ان دنوں ہی میرے زیر مطالعہ فرقہ مہدویہ کی کتاب "ختم الھدیٰ سبل السّواء" تھی۔ میں نے نواب صاحب سے سوال کیا کہ کیا آپ فرقہ مہدویہ سے تعلق نہیں رکھتے آپ نے اس کا جواب اثبات میں دیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کے فرقہ کی کوئی کتاب "ختم الھدیٰ سبل السّواء" بھی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہے۔ اور میرے پاس بھی ہے اس پر میں نے ان سے کہا کہ مسئلہ نبوت ہم میں اور آپ لوگوں میں کوئی اختلافی مسئلہ نہیں۔ کیونکہ آپ کے فرقہ کی اس کتاب سے واضح ہوتا ہے کہ آپ لوگ بھی تابع شریعت محمدیہ نبوت کے اجراء کے قائل ہیں اور اپنے پیشواء سید محمد بن سید عبد اللہ جون پوری کو نہ صرف امام مہدی بلکہ تابع شریعت محمدیہ نبی بھی تسلیم کرتے ہیں اور ہم احمدیوں کا عقیدہ بھی یہی ہے۔ کہ ایسا نبی آسکتا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی اور متبع ہو۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیینؐ ہیں کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ مقام و مرتبہ کسی اور نبی یا رسول کو حاصل نہیں۔ اس میں حضورؐ منفرد ہیں اور ہم احمدیوں کے نزدیک حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] تابع شریعت محمدیہ نبی ہیں۔ اور آپ کو یہ مقام و مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حاصل ہُوا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے ختم الھدیٰ سبل السواء کا حوالہ بھی پیش کیا اور عرض کیا کہ اس میں خاتم النبیین کی جو تفسیر بیان کی گئی ہے۔ وہ ہم احمدیوں کی تفسیر سے مختلف نہیں۔ نواب صاحب موصوف پہلے تو کتاب لانے کے لئے تیار ہوئے۔ مگر کسی خیال سے رک گئے۔ اس کے بعد گفتگو کا رخ بھی بدل گیا۔

مہدویوں کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم

فرقہ مہدویہ کے عالم سید شاہ محمدؐ صاحب نے ختم نبوت کا مفہوم مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

> ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، بفتح تا خاتم نبوت تشریعی ہیں۔ فقط کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ما کان محمد ابا احد، آئیۃ اور معنے اس کے مہر کرتا ہے۔ یعنی جناب ختمیت انتساب کے وجود پر جود سے دروازہ نبوت تشریعی کا ایسا بند ہوا۔ کہ پھر کوئی صاحب نبوت سابقہ مانند عیسےٰؑ کے بھی یہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ ایجاد شرع کا تازہ دعوےٰ کرے۔ چہ جائیکہ دوسرا نبی صاحب شرع تازہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ فیض نبوت ایسا منقطع اور مرفوع ہوگیا کہ اس صفت سے کوئی موصوف نہ ہوسکے"
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ۲۴)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مہدویوں کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت وجود پر تشریعی نبوت ختم ہوگئی ہے۔ اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ البتہ تابع شریعت محمدیہ نبوت کا دروازہ بند نہیں۔ ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور امتی ہو۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے۔

اسی کتاب میں ایک اور جگہ مرقوم ہے:۔

> "ہمارا مقصود یہی ہے کہ ہمارے امام مہدی موعود خاتم الولی نبی ہیں مگر متبع مبین قرآن و حدیث ہیں۔ حسب تعلیم الٰہی اور تحقیق خاتم النبیین نہ مشرع۔ اور آپ کے بیان فرمائے احکام ولایت محمدیہ ہیں نہ شرع منزلہ جدیدہ۔ کیونکہ نبوت مذکورہ کا دروازہ بند نہیں"۔
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۲۵)

مہدویوں کے نزدیک امام مہدی کا مقام و مرتبہ

اس کتاب کے متعدد مقامات پر امام مہدی کے مقام و مرتبہ پر بھی بحث کی گئی ہے اس کے چند ایک حوالے درج ذیل ہیں:۔

> "شرف ذاتی خاتم الانبیاء کے لئے ثابت ہے۔ خاتم الاولیاء کو اس میں شرکت ہے"۔
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۲۷۷)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

> اگرچہ خاتم الاولیاء اپنے ظاہری وجود کی صورت سے حکم الٰہی میں خاتم الرسل کا تابع ہے۔ ویسا ہی خاتم الرسل بھی ظاہری وجود کی صورت میں خاتم الولی کا تابع ہے۔ پس یہ بات موجب ضرر و نقصان نہیں۔ کیونکہ ہر دو مظہر تابع ہیں اپنی حقیقت کے کہ وہ ولایت ہے"۔
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۲۷۹)

جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الاولیاء اور امام مہدی کے کسی صورت میں بھی تابع نہیں ہوسکتے۔ امام مہدی اور خاتم النبیین کا آپس میں تعلق استاد اور شاگرد کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> وہ پیشوا ہمارا جس کا ہے نُور سارا
> نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
> سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
> وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
>
> ... ...
>
> اس نور پر فدا ہوں۔ اس کا ہی میں ہُوا ہوں
> وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ایک اور مقام پر سید شاہ محمدؐ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

> "امام مہدی شاہد ہونگے پیغمبر کے اخلاق محمدیہ میں الخ پس.... ثابت ہُوا کہ مہدی رسول سے اخلاق میں برابری رکھتے ہیں"۔
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۲۷)

ایک اور جگہ مرقوم ہے:۔

> "خاتم الاولیاء حقیقتاً باطن خاتم الانبیاء اور مہدی ہیں۔ پس ہر مشرف ذاتی سے اتحاد لازم ہے"
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۲۹۵)

ایک مقام پر ایک حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے:۔

> یقوم بالدین فی اٰخر الزمان
> کما قمت بہ فی اول الزمانؐ
>
> یعنی قائم ہوگا۔ مہدی زمانہ کے آخر میں جیسا قائم ہُوا ہوں میں زمانہ اول میں" (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۵۰)

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سید شاہ محمدؐ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

> اگر کہو کہ تمہارے امام سری کے اور بھی متعدد لوگ مہدویت کا دعوےٰ کئے ہیں اور ان کے معتقدین کم سری کے دلائل پیش کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ نبوت اور رسالت کا دعوےٰ بھی بہت آدمی کئے ہیں جیسا مسیلمہ کذاب وغیرہ۔ بلکہ ایک عورت نصرانی . . . . . بھی نبوت کا دعوےٰ کرچکی ہے۔ اور آج ان کے معتقدین بھی موجود ہیں اس کا جو جواب تم دوگے۔ ہماری طرف سے اپنے واسطے خیال کریں"۔
>
> (ختم الھدیٰ سبل السواء ص۳۰۳)

(باقی)

قائد اعظم اور قائد ملت کے بعد

پاکستان کی سب سے زیادہ خدمت چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ نے کی ہے

"سندھ آبزرور" کراچی کا مقالہ افتتاحیہ

مذکورہ اخبار لکھتا ہے کہ :-

اس ضمن میں ہمیں وزیر خارجہ کے اس بیان کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے۔ جو انہوں نے پچھلی جمعرات کو خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران میں دیا ہے اس تقریر میں بہت سی باتیں قابل ستائش ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر خارجہ کی نیت پر کسی قسم کا بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ چوہدری صاحب نے پاکستان کی جو خدمت کی ہے۔ وہ اس قدر عظیم الشان ہے۔ کہ اس عہد کی تواریخ میں قائد اعظم اور قائد ملت کی خدمات کے بعد اسی کا درجہ ہے۔ یہ انہیں کی ذات ہے۔ جس نے پاکستان کو بیرونی دنیا میں جہاں کوئی اس کا نام بھی جانتا تھا۔ متعارف کر دیا ہے۔ اور یہ انہی کا حوصلہ تھا۔ کہ کشمیر کے سوال پر ہندوستان کے اٹھائے ہوئے خطرناک طوفان کے مقابلہ میں ان کے پائے ثبات کو لغزش نہیں آئی۔

مظلوم مسلم اقوام کے حقوق کی جو بے نظیر حمایت آپ نے کی ہے۔ یہ اسی کا ہی پھل ہے۔ کہ اس نوزائیدہ مملکت کے لئے تمام مسلم دنیا میں ہمدردی اور محبت کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ ایک عقلمند اور ہوشیار محب وطن کی طرح انہوں نے ہر معاملہ میں پھونک پھونک کر قدم اٹھایا ہے تاکہ دوسروں کی بہتری اور بہبودی کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان سے اپنے ہی ملک کو جس کا محل وقوع انتہائی نازک ہے کسی طرح کا نقصان نہ پہنچ جائے یہ سب عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

بایں ہمہ اگر چند اشخاص کی طرف سے ان کی نیت کے متعلق شکوک اور شبہات کا اظہار کیا گیا ہے۔ تو یہ صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اپنے قومی محسنوں اور ملت کے سچے خیر خواہوں اور خادموں سے اسی طرح کا سلوک کیا ہے۔ پیغمبر اسلام کے سارے گھرانے کو اسلام کے سچے نام لیواؤں نے ہی تباہ کیا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے بعض معصروں نے اپنے زمانہ کا غدار اعظم گردانا تھا۔ دور کیوں جائیں۔ حال ہی میں قائد ملت لیاقت علی خان کو ایک مسلمان کہلانے والے ہی نے گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔

مثال کے طور پر یہ الزام نہایت احمقانہ ہے کہ ایران اور مصر کے ساتھ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے غداری ہوئی ہے۔ معاملہ اس کا بالکل برعکس ہے۔ پاکستان نے ایران اور مصر کے لئے وہ کچھ کیا ہے۔ جو کوئی دوسرا ملک کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ مگر مصر سے کسی نے غداری کی ہے۔ تو اس کے اپنے ملک کے لوگوں نے کی ہے اور آج تک یہ غداری کسی نہ کسی صورت میں کی جا رہی ہے۔

کیا مصر نے جب ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو رد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ پاکستان سے کوئی مشورہ لیا تھا؟ کیا پاکستان کی آواز کا عرب لیگ کے فیصلوں پر کوئی اثر ہے؟ کیا عرب ممالک پاکستان کو اپنے خفیہ مذاکرات میں شامل کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر آخر یہ توقع صرف پاکستان ہی سے کیوں کی جاتی ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک کو چاہے وہ مذہبی لحاظ سے کتنا ہی قریب کیوں نہ ہو۔ پیروی کرتا چلا جائے۔ کیا پاکستان صرف اس لئے ہے۔ کہ عرب لیگ صرف فیصلے کرتی چلی جائے اور پاکستان غلاموں کی طرح اس کی تائید پر تائید کرتا چلا جائے ان سب باتوں کے باوجود کیا پاکستان نے ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں پہل نہیں کی؟ اور کیا پاکستان کے وزیر خارجہ بنفس نفیس ان ممالک کے سربراہوں سے ملنے نہیں گئے۔

یہ حقائق چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور ظاہر ہیں۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کے بدترین نکتہ چین بھی ان کا انکار نہیں کر سکتے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ تک سو فیصدی مرکز میں داخل کرنے والے احباب کرام

(فہرست ۵)

تحریک جدید کے مجاہدین کی یہ فہرست شائع کرتے ہوئے احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذیل میں پیش کیا جاتا ہے تا وہ احباب جو ابھی تک چندہ نہیں ادا کر سکے۔ وہ اپنا وعدہ اس ماہ میں پورا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ کیونکہ ان کا یہ اقدام ان کو السابقون الاولون میں شامل کر دے گا۔ اس لئے کہ جو احباب پہلے چھ ماہ میں ادا کر لیتے ہیں۔ وہ سابقون میں ہوتے ہیں۔ فرمایا۔

"یاد رکھو! یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنے گا۔ وہ جیتے گا۔ جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا جو میرے پیچھے چلے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے۔"

فہرست یہ ہے :-

نام	رقم
مولوی فضل الٰہی صاحب سول لائن لاہور	۱۰/-/-
بابو محمود احمد صاحب ٹب کوچہ چابک سواراں	۱۹/-/-
" عبد الرشید صاحب محلہ الی دعیال "	۲۰/۸/-
مرزا عنایت اللہ صاحب محمد نگر لاہور	۲۱/-
حافظ عبد الجلیل خان صاحب لاہور	-/-
حسین بی بی والدہ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب بھاٹی گیٹ۔ لاہور	۲۶/-
مولوی عبد الرحیم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۹/-
حمیدہ بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب "	۲۵/-
شیخ غلام حسن صاحب امرت سری سلطانپورہ	۸/-
" لطیف الرحمن صاحب دھرم پورہ	۹۲/-
اہلیہ " "	۲۳/-
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	۵۷/۸/-
ایم عبد الرحیم صاحب ورق ساز لاہور	۱۴/۸/-
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری "	۴۸/۱/۹

مولوی صاحب اپنی پنشن کے بارے میں محاسب صاحب کو لکھتے ہیں۔ وعدہ تحریک جدید ۵۲-۱۹۵۱ء ۲۰/۲ تو ۹/۷ کو جا چکا ہے۔ اب تین ماہ پنشن سے نو روپیہ سوا پانچ آنہ کے حساب سے ۲۷/۱۵/۹ روپے اور جمع ہو کر اس سال کا چندہ تحریک جدید ۴۸/۱/۹ روپے ہو جائے گا۔

جزاکم اللہ۔ در اصل مولوی صاحب نے خطبہ ۳۰ نومبر سن کر تحریک جدید کی سخت ضرورت کا احساس فرماتے ہوئے وعدہ بجائے ۲۰/۲ روپے ادا کرنے کے اضافہ کر کے ۴۸/۱/۹ روپے دیا۔

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری	۳۲/-/-
چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر سنت نگر لاہور	۲۰/-/-
میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور	۵۵۰/-/-

اختر صاحب نے یہ رقم سال ۱۹۵۱ء ادا کرتے ہوئے خود ربوہ سندھ سے حضور کے ساتھ تشریف لاتے ہوئے کہا کہ میری ایک یہ بھی غرض تھی۔ کہ میں اب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ابتدائے سال میں ہی ادا کر کے دعا کی عرض کروں۔ مگر میرے پاس روپیہ نہ تھا۔ ادھر ایک کام کے لئے ضرورت تھی۔ آخر میں نے دل میں کہا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا قرض دے کر وعدہ پورا کرو۔ حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ ذاتی ضرورت کا بھی غیب سے سامان فرما دے گا۔ چنانچہ قرض لے کر اپنا وعدہ ادا کر رہا ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کے لئے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

نام	رقم
کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب لاہور چھاؤنی	۳۹۵/-
صوبیدار محمد انور صاحب — لاہور	۵۱/-
امیر بیگم بنت میاں اکبر علی صاحب "	۴۰/-
نرسنگ حوالدار محمد شفیع صاحب "	۸/-
کیپٹن انوار احمد خان صاحب "	۱۹۰/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۸/-
امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ صلاح الدین صاحب لاہور	۸۰/-
قادی غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر "	۱۰۰/-
ملک فضل احمد صاحب "	۱۳/-
مرزا اکبر بیگ صاحب "	۷/۱۰/-

ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب طالب علم لاہور -/-/۵۱ روپے
شیخ جمیل احمد صاحب رشید لاہور -/-/۱۸ "
مرزا محمد عثمان صاحب واقف زندگی ربوہ -/۶۰
آمنہ بیگم بنت ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم لاہور ۷/۳/-
امۃ الکریم " " " " " ۶/۳/-
عبداللطیف پسر " " " " " ۶/۳/-
جلال بی بی زوجہ نظام الدین صاحب مرحوم ۵/۱/-
ملک عبدالعزیز صاحب قصور -/۵۰۰
شیخ محمد اکبر صاحب پنشنر رائے ونڈ ۲/۴/-
میاں محمد رمضان صاحب دوبیوالہ ۱۱/۸/-
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب M/S گھمن ۵/۸/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۵/۸/-
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقرب تنگہ ہل ۴۰/-
مہر قطب الدین صاحب چوہڑ کانہ ۹/۴/-
ماسٹر مولا بخش صاحب گجرانوالہ -/۱۷
نذیر احمد صاحب پسر ماسٹر مولا بخش صاحب گجرانوالہ -/۱۷
محمودہ نیر صاحبہ گوجرانوالہ -/-/۳۳
ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کرڈک " ۷/۴/-
حمیدہ بیگم بیجر ڈاکٹر شریف احمد صاحب گوجرانوالہ -/۵۱
عبدالسلام صاحب وزیر آباد ۵/۶/-
مولوی محمد مراد صاحب بزاز حافظ آباد ۱۰/۸/-
میاں اللہ دتا صاحب ترگڑی -/۵
ماسٹر محمد عظیم صاحب مدرس ماڈل اونچے -/۹
رحیم بی بی اہلیہ فضل حسین صاحب لائل پور -/۱۱
کرم بی بی والدہ نذیر احمد صاحب لائل پور -/۷
مولوی برکت علی صاحب لائق جڑانوالہ -/۱۰۰
" " " از والدین مرحومین -/۲۱
اصغر علی صاحب سرگودھا -/۲۲
چودھری گیلانی خاں صاحب جڑانوالہ ۴۰/-
ماسٹر قطب الدین صاحب " -/۱۶
چودھری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ۲۶/-
" فضل الرحمن صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۳/۴/-

چودھری غلام قادر صاحب چک ۲۷۸ شیر کا ۵/۸/-
اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ " " " " -/۵
مصطفیٰ ابن " " " " -/۵
رائے نور محمد صاحب " " ۵/۸/-
محمد حسین صاحب ۵/۸/-
آمنہ صاحبہ و زیادت صاحبہ " ۱۰/۸/-
محمد شفیع صاحب " ۵/۴/-
محمد حسین صاحب " ۵/۴/-
محمد یوسف صاحب " ۵/۴/-
محمد الیاس صاحب " ۵/۴/-
چودھری احمد دین صاحب چک ۳۸ -/۹۳
مولوی سکندر علی صاحب ضلع لائل پور -/۱۸

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد!

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں ان کے پتے مع انکے ملنے کے دیتہ خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں

کراچی میں سیرت رسولؐ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

کراچی ۹ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں نے کل رات روٹری کلب کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر سیرت نبویؐ پر ڈھائی گھنٹہ تک تقریر کی تقریر کے خاتمہ کے بعد انہوں نے کہا۔ حضرات میں نے آپ کو بہت دیر تک روکے رکھا ہے۔ لیکن میں اس کے لئے معافی کا خواستگار نہیں ہوں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ پاکستان میں ضرورت ہے اس امر کی کہ مسلم اور غیر مسلم دونوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک کے مختلف پہلوؤں سے روشناس ہوں۔

آپ نے کہا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ سیرت رسولؐ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائیں۔ غیر مسلموں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے واقف ہوں۔ اور ان اعلےٰ نظریات کو سمجھیں جس سے رسول کریمؐ نے وجدان حاصل کیا تاکہ غیر مسلم خود بھی ان کی اعلےٰ مثال سے مستفیض ہو سکیں اور بوقت ضرورت وہ اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو یاد دلا سکیں کہ وہ اپنے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے سامنے رکھیں۔

چوہدری صاحب نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمانوں نے تاریخ اسلام کے طویل دور میں متعدد بار اسلامی اصولوں اور نصب العین سے منحرف کی اور اس کا خمیازہ خود انہی کو بھگتنا پڑا۔

چوہدری ظفر اللہ خاں نے واضح کیا کہ نبی کریمؐ خود ہماری طرح کے انسان ہیں اور ان کی زندگی کا کوئی پہلو مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں تھا۔ انہوں نے نبی کریمؐ کی حیات مبارک کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ایک یتیم، ایک گوشہ نشین ایک سپاہی ایک سپہ سالار۔ ایک مجسٹریٹ اور ایک نبی کی حیثیت سے ان کی خصوصیات اور کارہائے نمایاں کو اجاگر کیا اور ان کی حیات مبارک سے اقتباسات پیش کئے۔

روٹری کلب کے صدر حکیم محمد احسان نے قبل ازیں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کی شہرت اس ملک کی حدود سے نکل کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے

آج بین الاقوامی اداروں میں پاکستان کو جو ناموری حاصل ہے اس کا سہرا چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی ذاتی مساعی پر ہے اور پاکستانی قوم ان کی مرہون احسان ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب مستقبل کا مورخ اس دور کی تاریخ قلم بند کرے گا تو وہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو دور حاضرہ کے نامور ترین شخصیتوں کی صف میں جگہ دے گا۔ (آفاق ۱۰ اپریل)

برطانوی بیوپاریوں نے چین سے تجارتی معاہدہ کر لیا

ماسکو ۱۰ اپریل۔ برطانیہ کے لیبر ممبر مسٹر سڈنی سلورمین نے جو عالمی اقتصادی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں اعلان کیا ہے کہ چینی وفد سے تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے اس کے ماتحت طرفین آپس میں ایک ایک کروڑ اسٹرلنگ کی تجارت کر سکتے ہیں۔

مسٹر سلورمین نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس معاہدے سے چین کے ساتھ ٹیکسٹائل کی تجارت کیلئے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ برطانوی گروہ کے اراکین نے کہا کہ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے یہ گفت و شنید آزاد حیثیت سے کی ہے۔

ڈاکٹر سکارنو کو مصر آنیکی دعوت

جکارتا ۱۰ اپریل معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو صدر جمہوریہ انڈونیشیا کو مصر، شام اور اطالیہ کی حکومتوں کی طرف سے ان ملکوں میں آنے کے دعوت نامے مل چکے ہیں اور اب ان پر حکومت غور کر رہی ہے۔

بولیویا میں فوجی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

نیویارک ۱۰ اپریل۔ نیویارک ریڈیو نے آج "لاپاز" کے حوالے سے ایک خبر نشر کی ہے کہ انقلابی جماعت کو آج بولیویا میں حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور فوجی حکومت کے تمام سرغنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بولیویا کے دارالحکومت لاپاز سے ریڈیو کے ایک نشری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فوج اور پولیس نے بولیویا کی حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر حکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔

تمام سرکاری عمارتوں پر باغیوں کا قبضہ ہو چکا ہے اور جس قدر فوجی حکام برسر اقتدار تھے ان سب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان باغیوں کا لیڈر کون ہے۔ ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ لاپاز سے تار و پیام کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

برطانوی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت میں کمی

۱۰ اپریل ۱۹۴۲ء کے ۵۰۰، ۵۶ ارکان کے مقابلہ میں برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان کی تعداد ۳۵،۱۲۴ رہ گئی ہے۔ یہ رپورٹ عاملہ کی طرف سے بائیسویں نیشنل کانگرس کو پیش کی گئی ہے۔

رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ارکان کی تعداد باقاعدہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہر سال نئے ارکان کی کافی تعداد بھرتی کی جاتی ہے مگر سالانہ رکنیت کے نقصان کے باعث میزان میں فرق نہیں پڑتا۔ ارکان کی تعداد کم ہونے کا ایک باعث یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اکثر شامل ہونے کے بعد جلد ہی اکتا جاتے ہیں یا پارٹی کے نظم و ضبط کو پسند نہیں کرتے۔ (اسٹار)

کولمبو پلان اشتراکیت کی راہ میں حد فاصل ہے

کراچی کے اجلاس پر گلاسگو ہیرلڈ کا تبصرہ

لنڈن ۱۰ اپریل (بذریعہ ریڈیو) کولمبو پلان پر اپنے اداراتی کالموں میں تبصرہ کرتے ہوئے گلاسگو ہیرلڈ رقمطراز ہے۔ کراچی میں کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کا جو تھا اجلاس ہوا ہے تاکہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کی اقتصادی تعمیر کے بارے میں تدابیر کو عملی جامہ پہنایا جا سکے دو برس ہوئے دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کولمبو میں جمع ہوئے تھے اور ان کے اس اجلاس کی نسبت سے اسے کولمبو پلان کہا جاتا ہے۔ یہ منصوبہ بظاہر بڑا اثر بلا ہے۔ لیکن اس کے نتائج بڑے دور رس ہیں اور اسے روسی اشتراکیت کے اس پراپیگنڈا کے خلاف ایک حد فاصل قرار دیا جا سکتا ہے جو وہ مشرق کے غیر ترقی یافتہ ممالک میں کر رہا ہے

ہیرلڈ کے اداریہ میں مزید لکھا ہے کہ یہاں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان سے جنوب مشرقی ایشیاء کی ترقی کے مستقبل کے راستے متعین ہو جائیں گے ان میں سب سے پہلا فیصلہ تو یہ ہے کہ کس طرح منصوبوں کو جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے ٹیکنیکل امداد اور مالی سرمایہ اور [illegible] کے مسئلہ پر بھی کافی توجہ دی گئی ہے۔ یہ منصوبے جنگی منصوبوں کی طرح دو تین سالوں کے بعد ہی اپنے اثرات ظاہر کریں گے۔

اس اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس منصوبے سے مستفید ہونے والے تمام ممالک اس وقت ایسی حالت میں نہیں ہیں کہ وہ بہت بھاری مشینری کی درآمد کے متحمل ہو سکیں۔

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے ہونیوالے

(بقیہ صفحہ ۷)

میاں عبدالرحیم صاحب جھنگ مگھیانہ	۱۲/۱۲
” علی محمد صاحب ”	۷/۱۲
چوہدری محمد رمضان صاحب ”	۱۴/-
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد بشیر صاحب ”	۱۵/-
شیخ محمد حسین صاحب ایکسٹرا جیوٹ	۵/۸
رقیہ [illegible] اہلیہ ” ”	۱۵/۲
حکیم عبدالمنان صاحب	۶/۶
[illegible] سلطانہ اہلیہ حکیم محمد الدین صاحب	۱۲/-
حاجی تاج محمود صاحب از مرحوم رشتہ داران	۱۵/-
غلام قادر صاحب احمد نگر	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالرحمن صاحب گرمولہ مہاراجہ	۸/-

وکیل المال تحریک جدید ربوہ